



سوال

(50) اقوال لکھے جاتے ہیں یا افعال بھی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرانا کا تین انسان کے اقوال لکھتے ہیں یا اعمال بھی؟ سورۃ ق میں انسان کے اقوال (تَأْتِيْظُ مَنْ قَوْلٍ --) لکھنے کا تذکرہ ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ ق میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إذ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۚ ۱۷ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۚ ۱۸ ... سورۃ ق

”جس وقت دولینے والے جلیتے ہیں، ایک دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔ وہ (انسان) کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَنَسْمَعُ سُرْمًا وَنَحْمِيْهُمُ عَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُمُونَ ۚ ۸ ... سورۃ الزخرف

”کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سننے (یقیناً ہم سننے ہیں)۔ بلکہ ہمارے نیچے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔“

ان آیات میں اقوال لکھنے کا تذکرہ ہے جبکہ دیگر کئی آیات میں اقوال کے ساتھ ساتھ افعال و اعمال لکھنے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كِرَاتًا كَاتِبِينَ ۚ ۱۱ يَلْعَنُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۚ ۱۲ ... سورۃ الانفطار

”لکھنے والے مقرر ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو وہ جلنے ہیں۔“

(يَلْعَنُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۚ ۱۲ سے معلوم ہوا کہ انسان کے افعال بھی لکھے جاتے ہیں۔ پھر انہی اعمال کے مطابق انسانوں کے کامیاب اور ناکام ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی لیے مذکورہ آیات کے بعد نیک و بد ہر دو قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:



وَإِذَا ذُوقُوا رَحْمَةً مِنْ بَعْدِ إِسْرَاءٍ مُسْتَمِعِينَ إِذَا مَكَرُوا قَلِيلًا سَرَّعَ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكَرِ الْإِنْسَانِ رُسُلَنَا يُكَلِّمُونَ مَا تَكْرُونَ ۚ ۲۱ ... سورة البقرة

”اور جب ہم لوگوں کو اس امر کے بعد کہ ان پر کوئی مصیبت پڑ چکی ہو، کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں چالیں چلنے لگتے ہیں۔ کہیں کہ اللہ کی تدبیر تمہاری چالوں پر غالب ہے۔ بالیقین ہمارے نیچے ہوئے (فرشتے) تمہاری سب چالوں کو لکھ رہے ہیں۔“

اسی طرح سورۃ الباقیہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاهِلِيَّةٍ كُلٌّ آتَتْهَا مِنْ عَمَلِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ ۲۸ ہَذَا كَيْتَبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِأَخْبَارِنَا نَسْتَسْمِعُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ... سورة الباقیہ

”اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گرمی ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تمہیں اپنے لیے کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ بچ بول رہی ہے۔ ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔“

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَوَضَعَ الْكِتَابَ فِزْمِ الْأَجْرَيْنِ الْمُشْفِقِينَ مَنْ آفَى وَيَقُولُونَ وَيُلْقِنَا مَا لَا يُلْقِنَا إِلَّا الْأَحْصِيَاءُ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَنْظُمُ زَبْطَ آخِذًا ... سورة الكهف

”اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔ تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوف زدہ ہو رہے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری خرابی! یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی پھوٹا بڑا (عمل) بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔“

مذکورہ بالا آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ساری زندگی کا مکمل ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے سب اقوال اور اعمال و افعال ثبت کیے جاتے ہیں۔ روز قیامت ہر چیز کھل کر انسان کے سامنے آجائے گی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلَمِنَهُ طَرَفَهُ فِي عَهْدِهِ وَنُجِرْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ لَشُورًا ۚ ۱۳ أَقْرَأْتَهُ كَفَىٰ بِشَفِيقِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَبِيبًا ۚ ۱۴ ... سورة الإسراء

”ہم نے ہر انسان کی بھلائی برائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور روز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائے گا۔ لے خود ہی اپنی کتاب پڑھ لے، آج تو تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔“

هَذَا مَا عَمِلْتُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ افکار اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 150

محدث فتویٰ